REGD No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۲۶ شعبان ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲ پیسہ

جلد ۴۸/۱۳ — ۷ امان ۱۳۳۸ھش، ۷ مارچ ۱۹۵۹ء — نمبر ۵۶

قرآن کریم آسمانی علوم و برکات کا ایک غیر محدود خزانہ ہے

فضائل قرآن کے موضوع پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ایمان افروز تقریر

ربوہ ۵ مارچ۔ آج دوپہر تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فضائل قرآن کریم کے موضوع پر ایک مبسوط اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اور ثابت کیا کہ قرآن مجید فی الواقعہ آسمانی علوم و برکات کا ایک غیر محدود خزانہ ہے اور اسکے حقائق و معارف کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ موضوع کی وسعت اور وقت کی تنگی کے باوجود محترم مولانا شمس صاحب نے نہایت جامعیت اور خوبی کے ساتھ عام فہم اور دلچسپ انداز میں اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ تقریر اول سے آخر تک نہایت درجہ انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔

یہ تقریب جس کا اہتمام تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی مجلس ارشاد نے کیا تھا کالج کے کیمسٹری روم میں پونے ۱۲ بجے مجلس ارشاد کے صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز مبارک احمد شاہد نے قرآن پاک کی تلاوت سے کیا۔ جس کے بعد مجلس ارشاد کے سکرٹری محمد ارشاد نے مجلس کے گزشتہ اجلاس کی روئداد پڑھ کر سنائی بعد ازاں صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا شمس صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے تقریر کے آغاز میں بتایا کہ قرآن خدا تعالیٰ کا قول ہے اور قانون قدرت اسکا فعل۔ جس طرح خدا کے فعل یعنی قانون قدرت کے عجائبات غیر محدود ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے قول یعنی قرآن پاک کے علوم اور اسکے حقائق و معارف کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ قرآنی برکات اور اسکے کمالات ایک بحر ناپیدا کنار ہیں جنہیں کوئی وسعت نہیں سمیٹ سکتی۔ تاقیامت ہر زمانہ اور ہر دور کی ضروریات کے مطابق اس کے علوم کا اظہار ہوتا چلا جائے گا۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

دایاں پاؤں بہت متورم ہے جس کی وجہ سے بہت درد اور بے چینی ہے

احباب جماعت حضور کی صحت یابی کیلئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۶ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے آج صبح امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نام حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

کراچی ۵ مارچ ۸ بجے شب۔

کل اور آج بخار ۱۰۱ تھا۔ دایاں پاؤں بہت متورم ہے۔ جس کی وجہ سے بہت درد اور بے چینی ہے۔ ڈاکٹر جمال نے سٹریپٹو پنسلین تجویز کی۔ پہلے دن انجکشن کے ردعمل کے طور پر بخار زیادہ ہو گیا لیکن آج انجکشن کے بعد بخار ۹۹ درجے تک آ گیا ہے۔“

(خلیفۃ المسیح)

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

رئیس التبلیغ محترم شیخ مبارک احمد صاحب کا عزم مشرقی افریقہ

آپ ۷ مارچ کو بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۶ مارچ۔ محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ قریباً ایک سال تک ربوہ میں مقیم رہنے کے بعد مشرقی افریقہ واپس تشریف لے جانے کی غرض سے کل مورخہ ۷ مارچ بروز ہفتہ ۹½ بجے صبح بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسٹیشن پر پہنچکر محترم شیخ صاحب کو نہایت پرخلوص طریق پر الوداع کہیں اور اجتماعی دعا میں شریک ہوں۔

محترم شیخ صاحب موصوف ۱۹۳۴ء سے مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت کامیابی سے ادا فرما رہے ہیں اس دوران میں آپ تیسری بار ۲۹ مارچ ۱۹۵۸ء کو مشرقی افریقہ سے مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائے تھے۔ اور اب چوتھی مرتبہ اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے وہاں واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ محترم شیخ صاحب کے ہمراہ مکرم جناب حافظ محمد سلیمان صاحب بھی تبلیغ اسلام کی غرض سے مشرقی افریقہ تشریف لے جائیں گے۔ وہ کراچی میں آپ کے ساتھ جا ملیں گے۔

یوم مسیح موعود ۲۲ مارچ کو ہوگا

— از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد —

امسال ”یوم مسیح موعود“ ۲۲ مارچ کو منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام جماعتوں کے افراد اور عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ اس روز اس مبارک تقریب کو شایان شان طریق پر منانے کا اہتمام کریں۔ اور رپورٹیں بھجوائیں۔

واضح رہے کہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ۲۳ مارچ کا دن بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ کے مقام پر سب سے پہلی بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لی تھی۔ اور جماعت احمدیہ کا قیام معرض وجود میں آیا تھا۔ اس دن کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات و معجزات نیز آپ کے احسانات اور تعلیمات کے تذکرہ کے لئے تقریب منانا ضروریات سے ہے چونکہ ۲۳ مارچ کو یوم استقلال پاکستان ہے اسلئے یوم مسیح موعود کے لئے ۲۲ مارچ کا دن رکھا گیا ہے جماعتوں کو چاہیئے کہ ابھی سے جلسوں وغیرہ کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۹ء

اللہ جلّ شانہٗ اعلیٰ واجلّ

فرستادگانِ حق خلق کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بگڑے ہوئے لوگوں کی راہ نمائی کا کام سپرد کرتا ہے۔ یہی ان کی بعثت کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔ اس لئے جو لوگ سعید طبع ہوتے ہیں۔ وہ ان کی تعلیم کے اعلیٰ ہونے سے ہی ان کی پہچان کر لیتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔ عام لوگوں کی نگاہ اتنی حقیقت شناس نہیں ہوتی۔ ان کے لئے بعض ایسے نشانات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن سے وہ یہ شناخت کر سکتے ہیں۔ کہ آیا یہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے واقعی اس کی طرف سے ہے یا نہیں۔ علاوہ ازیں انہیں جو نشانات دیئے جاتے ہیں۔ ان سے یہ بھی یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ واقعی موجود ہے۔ اور اس سے تعلق پیدا کیا جا سکتا۔ اس طرح نشانات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بار بار ایسے نشانات کی ضرورت بیان کی گئی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فاذا جاءھم بالبیّنات

یعنی جب ہمارا رسول نشانات کے ساتھ آیا۔ بیّنات میں ہر وہ بات شامل ہے۔ جو فرستادۂ حق کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے لئے ہر درجہ ذہنیت کے انسان کو تسلی کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وان کنتم فی ریب
مما نزلنا علیٰ عبدنا
فاتوا بسورۃ من مثلہ

یعنی اگر تمہیں اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے شک ہے۔ تو اس کی مانند کوئی ایک سورۃ ہی پیش کرو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ فرستادہ حق کا الہامی کلام نہ صرف ظاہری طور پر بے مثل ہوتا ہے۔ بلکہ معنوی لحاظ سے بھی ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے۔ اس میں جو تعلیم دی ہوتی ہے۔ وہ اتنی جچی تلی اور انسانی حیات کے ارتقاء کے لئے اتنی موزوں اور اتنی مفید ہوتی ہے۔ کہ عام انسانی ذہن نہ تو اتنی صفائی سے اسکو سوچ سکتا ہے۔ اور نہ ان اعلیٰ نتائج سے شناسا ہوتا ہے۔ جو اس تعلیم پر عمل کرنے سے مرتب ہوتے ہیں۔

الغرض فرستادۂ حق کی سب سے واضح شناخت اس کی تعلیم سے ہوتی ہے۔ اس کا الہامی کلام ہی اس کا منجانب اللہ ہونے کا بہترین ثبوت ہوتا ہے۔ پھر اس کا صرف الہامی کلام ہی اعلیٰ و ارفع نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا عام طرزِ عمل اور اس کی عام تقریریں بھی ایسی ہوتی ہیں۔ جو اس کی الہامی تعلیم کی مؤید ہوتی ہیں۔ وہ اپنی زندگی میں کوئی ایسی بات نہیں کہتا۔ جو اس کی آوردہ تعلیم کے خلاف پڑتی ہو۔ یا اس کی تردید کرتی ہو۔ اس کی باتوں میں اس امر کا جوش ہوتا ہے۔ جس کی تائید کے لئے وہ کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اپنی تمام زندگی اسی تعلیم کی ترویج کے لئے صرف کرتا ہے۔ اس لئے ایک فرستادۂ حق کی سب سے بڑی شناخت یہی ہے۔ کہ آیا وہ اپنے الٰہی مقصد کے حصول کے لئے اپنے تمام اوقات صرف کرتا ہے یا نہیں۔ آیا اس کے پیشِ نظر ہر وقت توحید باری تعالیٰ کی نشر و اشاعت ہے یا نہیں۔ وہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی معجزہ بھی دکھاتا ہے۔ اور کوئی پیشگوئیاں بھی کرتا ہے۔ تو ان سے بھی اس کی مراد الٰہی تعلیمات و ہدایات ہی اشاعت ہی ہوتی ہے۔

ایسے انسان کے خرقِ عادات اور پیشگوئیوں میں اور شعبدہ بازوں نجومیوں اور سٹے لگانے والے "کل جیبیوں" کی باتوں میں یہی عظیم فرق ہوتا ہے کہ فرستادہ حق محض شیخی کے لئے ایسے نشانات نہیں دکھاتا۔ بلکہ اس سے اس کے پیشِ نظر انسانوں کی ہدایت ہی ہوتی ہے۔ وہ اگر کسی انقلاب یا کسی آئندہ واقعہ کی خبر دیتا ہے۔ تو اس کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ لوگ ان نشانات کو دیکھ کر اس کے فرستادۂ حق ہونے کو تسلیم کریں۔ اور اس کی باتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانیں۔ اور یقین و ایمان پیدا کریں۔ اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر اس جنت کو پائیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی تبشیری یا تنذیری خبر دیتا ہے۔ تو وہ ہمیشہ اس شرط سے مشروط ہوتی ہے۔

اگر ان لوگوں نے جن کے متعلق تبشیری یا تنذیری خبر دی گئی ہے اپنا طرزِ عمل تبدیل کر لیا۔ تو ان سے وہ رحمت یا عذاب ہٹا لیا جائے گا۔ جس کی خبر دی گئی ہے۔

قرآن کریم میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام کو خبر دی گئی تھی۔ کہ ان کی نافرمان قوم پر عذاب نازل کیا جائے گا۔ لیکن قوم نے عذاب نازل ہونے سے پہلے توبہ کر لی۔ اور عذاب ٹل گیا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تھی کہ کفارِ مکہ کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی عذاب دیا جائے گا۔ چنانچہ جنگ بدر میں بڑے بڑے موذی کفار بڑی ذلت سے قتل ہوئے۔ لیکن جنگ احد میں چند مسلمانوں کی نافرمانی کی وجہ سے فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ بعض تیر اندازوں کو ایک پہاڑی پر کھڑا کر کے ہدایت دی گئی تھی۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ آخر وقت تک اپنی جگہ کو نہ چھوڑیں۔ لیکن انہوں نے کفار کو بھاگتے دیکھ کر نافرمانی کی۔ اور اپنی جگہ کو چھوڑ دیا۔ کفار یہ دیکھ کر واپس لوٹے اور اتنا سخت حملہ کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ امی و ابی) کے دندان مبارک شہید ہو گئے

الغرض ایک فرستادہ حق کی تبشیر و تنذیر کی حقیقی غرض اصلاحِ خلق ہوتی ہے اور اس ذریعہ سے بھی الٰہی ہدایت کی اشاعت ہوتی ہے۔ جو حالات کے تغیر کے ساتھ تبدیل ہو سکتی ہے۔ قوم یونس ایمان لانے سے مقررہ عذاب سے بچ گئی اور مسلمان جنگ احد میں حقیر سی نافرمانی کی وجہ سے نقصان اٹھا گئے فرستادۂ حق کی پیشگوئیوں کی یہ خصوصیت ہے۔ جس کو اکثر کوتاہ نظر نظر انداز کر دیتے ہیں اور ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ان اعلیٰ تعلیمات کی طرف نہیں دیکھتے۔ اور فرستادہ حق کی اغراض و مقاصد کا تصور نہیں کر سکتے۔ وہ ان کو بھی نجومیوں۔ شعبدہ بازوں اور کل جیبیوں کے معیار سے ناپتے ہیں۔ مثلاً اگر جنگ احد میں مسلمانوں کو ذرا سا نقصان پہنچا تو کفار ڈینگیں مارنے لگے کہ

اعلُ الھبل

گویا انہوں نے گمان کیا کہ مسلمانوں کو یہ نقصان "ہبل" نے پہنچایا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) ہمیشہ بتوں کے نام سے بددعائیں دیتے رہتے تھے۔ اور بالمقابل ٹونے لگاتے تھے۔ اس لئے مسلمانوں کو ذرا سا نقصان پہنچنے سے وہ شیخیاں مارنے لگے۔ کہ یہ نقصان ان کے بتوں نے پہنچایا ہے۔ اور وہ اپنے زعم میں صداقت پر ہیں۔ اس لئے انہوں نے ہبل کی الوہیت کے نعرے بلند کئے۔ اور اس کو ہبل کی کرامت اور اپنے باطل مذہب کی صداقت کا ثبوت سمجھنے لگے۔ اوچھے لوگ بھی جو ان کے نعرے سنتے ہوں گے۔ اس وقت یہی کہتے ہوں گے۔ کہ آج (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو شکست ہو گئی ہے۔ اور اس کا (نعوذ باللہ) باطل پر ہونا ثابت ہو گیا ہے۔ اوچھے لوگوں کو کفار کے غلط طریقے اس وقت ذہن میں نہ آ سکتے تھے۔ اور نہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا اعلیٰ و ارفع معیار پر ہونا ان کے سامنے ہوگا۔ وہ تو اپنے "اوچھا پن" ہی میں مست بغلیں بجا بجا کر خوش ہوتے ہوں گے۔ کہ دیکھا "ہبل" کا وار کہ (نعوذ باللہ) کہ آج اس نے اس کو بھی پچھاڑ دیا جو اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کا رسول بتاتا تھا۔ ایسے اوچھے ہر فرستادہ حق کے زمانے میں ہوتے ہیں۔ جو فرستادہ حق اور اسکے مخالفین کی تعلیمات

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تائید میں

آسمانی نشانات

(از مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر ۲)

واقعاتی ثبوت

حضرت امام مہدی علیہ السلام ہی چودھویں صدی کے امام ہوں گے ۔ اس بات کا ایک زبردست واقعاتی ثبوت مندرجہ ذیل ہے :۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارے امام مہدی کی تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ رمضان المبارک میں سورج و چاند کو گرہن لگائیگا ہر عقلمند پر ایک ادنیٰ تدبر سے یہ امر منکشف ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اہم پیشگوئی اپنے وقوع پذیر ہونے کے ساتھ دو اہم امور کا فیصلہ کر دے گی ۔

(الف) اوّل یہ امر کہ جو امامِ وقت اس موعودہ گرہن سے پہلے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا ۔ یہ پیشگوئی اس کے دعویٰ کی تائید و تصدیق کر دیگی ۔

(ب) دوسرا امر یہ کہ جس صدی میں یہ پیشگوئی وقوع پذیر ہوگی وہی صدی خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت امام مہدی کے ظہور کی صدی ہوگی کیونکہ گرہن موعودہ سے قبل امامِ وقت کا موجود ہونا ضروری ہے ۔ واقعات نے چونکہ ثابت کر دیا ۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پاکؐ کا یہ اہم آسمانی نشان چودھویں صدی میں ۱۳۱۱ھ کو آسمان پر وقوع پذیر ہو گیا ۔ اسلئے یہ اہم واقعاتی آسمانی نشان پاک دل لوگوں کے لئے ثبوت مہیا کر گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام چودھویں صدی میں ہی آنے والے تھے ۔ اگر خدا تعالےٰ کے نزدیک حضرت امام مہدیؑ چودھویں صدی کے سر پر نہ آنے والے ہوتے تو خدا تعالےٰ حضرت امام مہدیؑ کے لئے اپنا بیان کردہ سورج چاند کا گرہن چودھویں صدی میں ظاہر نہ فرماتا ۔ کیونکہ حضرت امام مہدی کے لئے یہ اہم آسمانی تصدیقی نشان بہرحال آپ کے دعوے کے بعد ہی ظاہر کیا جانا مقدر تھا ۔ کیونکہ کسی مدعی کے لئے تصدیقی نشان اس کے دعویٰ کے بعد ہی ظاہر کیا جا سکتا ہے نہ کہ دعویٰ سے پہلے ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موعودہ گرہن کے وقوع سے متعلقہ مذکورہ بالا دونوں امور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

(الف) ”مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے ۔“
(تحفہ گولڑویہ صہ۵۳)

(ب) ”میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے ۔“ (ایضاً صہ۵۴)

(ج) ”میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے ۔ کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا ۔ تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی ۔ کیونکہ جس صدی کے سر پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی ۔ وہی صدی مہدی کے ظہور کے لئے ماننی پڑی ۔ تا دعوے اور دلیل میں تفرقہ اور بُعد پیدا نہ ہو ۔“ (ایضاً صہ۵۴)

(د) نشانوں کی یہی فلاسفی ہے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ نشان تو آج ظاہر ہو اور جس کی تصدیق اور اس کے مخالفوں کی ذب اور دفع کے لئے وہ نشان ہے ۔ وہ کہیں سَو یا دو سَو یا تین سَو یا ہزار برس کے بعد پیدا ہو ۔ اور خود ظاہر ہے ۔ کہ ایسے نشانوں سے اس کے دعوے کو کیا مدد پہنچیگی بلکہ ممکن ہے کہ اس عرصہ تک اس نشان پر نظر رکھ کر کئی مدعی پیدا ہو جائیں ۔ تو اب کون فیصلہ کریگا کہ کس مدعی کی تائید میں یہ نشان ظاہر ہوا تھا ۔“
(تحفہ گولڑویہ صہ۵۱)

(ہ) ”خدا تعالیٰ کو کیا ایسی جلدی پڑی تھی کہ کئی سَو برس پہلے نشان ظاہر کر دیا ۔ اور ابھی مدعی کا نام و نشان نہیں ۔“
(تحفہ گولڑویہ صہ۵۲)

(و) خدا تعالیٰ کی ہرگز یہ عادت نہیں کہ مدعی اور اس کے تائیدی نشانوں میں اس قدر لمبا فاصلہ ڈالدے جس سے امر مشتبہ ہو جاوے ۔“
(تحفہ گولڑویہ صہ۵۳)

(ز) ”جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ نشان اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جبکہ خدا کے رسولوں کی تکذیب ہوتی ہے اور ان کو مفتری خیال کیا جاتا ہے ۔ تو یہ عجیب بات ہے کہ مدعی تو ابھی ظاہر نہیں ہوا اور نہ اس کی تکذیب ہوئی ۔ مگر نشان پہلے ہی سے ظاہر ہو گیا ۔“
(تحفہ گولڑویہ صہ۵۳)

— نتیجہ —

(ح) ”غرض یہ دارقطنی کی حدیث مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ہے ۔ اس نے ایک تو قطعی طور پر مہدی معہود کے لئے چودھویں صدی کا زمانہ مقرر کر دیا ہے اور دوسرے اس مہدی کی تائید میں اس نے ایسا آسمانی نشان پیش کیا ہے جس کے تیرہ سَو برس سے کل اہلِ اسلام منتظر تھے ۔“
(تحفہ گولڑویہ صہ۵۳)

حسابی ثبوت

حضرت امام مہدیؑ ہی چودھویں صدی کے امام ہوں گے ۔ اس بات کا ایک اہم حسابی

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

اللہ تعالےٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز کو قبول کرتا ہے

”اللہ تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ تو روحانیت اور مغز کو قبول کرتا ہے ۔ اسلئے قرآن شریف میں فرمایا ۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى (ج) اور دوسری جگہ فرمایا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حقیقت میں یہ بڑی نازک جگہ ہے ۔ یہاں پیغمبر زادگی بھی کام نہیں آسکتی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے بھی ایسا ہی فرمایا اور قرآن شریف میں بھی صاف الفاظ ہیں ۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۔

یہودی بھی تو پیغمبر زادے ہیں ۔ کیا صدہا پیغمبر اُن میں نہیں آئے تھے ؟ مگر اِس پیغمبر زادگی نے اُن کو کیا فائدہ پہنچایا ۔ اگر اُن کے اعمال اچھے ہوتے تو وہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ کے مصداق کیوں ہوتے ۔ خدا تعالیٰ تو ایک پاک تبدیلی کو چاہتا ہے ۔ بعض اوقات انسان کو تکبر نسب بھی نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں اِسی سے نجات پا لوں گا ۔ جو بالکل خیالِ خام ہے ۔ کبیر کہتا ہے کہ اچھا ہوا ہم نے چماروں کے گھر جنم لیا ۔ کبیر اچھا ہوا ہم نیچے بھلے سب کو کریں سلام ۔ خدا تعالیٰ وفاداری اور صدق سے پیار کرتا ہے اور اعمالِ صالحہ کو چاہتا ہے ۔ لاف و گزاف اُسے راضی نہیں کر سکتے ۔“

(ملفوظات جلد ۴ صہ ۱۴۱-۱۴۲)

ثبوت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جس طرح دنیاوی ظلمات کی چادروں کو تار تار کر کے ان کی جگہ تمام دنیا کو اپنے نور سے منور کرنے کے لئے آسمانوں پر سورج اور چاند پیدا فرمائے اسی طرح روحانی طور پر ساری دنیا کی ظلمت کو دور کرنے اور اپنے ذاتی نور سے منور کرنے کے لئے آسمانوں اور زمینوں کے مالک خدا نے حضرت فخر رسل۔ سرتاج انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد آپ کے نور سے منور کر کے آپ کے لئے روحانی چاند مقرر فرمائے۔ اور روحانی اور دنیاوی چاندوں میں مشابہت پیدا کرنے اور دونو قسم کے چاندوں کی تکمیل کے لئے ایک عظیم انسانی نظام ابتدائے دنیا سے ہی مقرر فرما دیا۔ تا سمجھنے والوں کے لئے سہولت اور آسانی ہو۔

اس اجمال کی مختصر تفصیل کا ذکر اللہ تعالےٰ نے سورہ یونس ع اور سورہ یٰس ع میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

هو الذی جعل الشمس ضیاءً و القمر نوراً و قدره منازل لتعلموا عدد السنین و الحساب

یونس ع

خدا تعالیٰ وہ ذات ہے۔ جس نے سورج کو تو ذاتی روشنی والا بنایا جو کل دنیا کو اپنے نور سے منور کرتا ہے۔ مگر چاند کی تکمیل کے لئے ہم نے منازل مقرر کر دی ہیں۔ وہ سورج کی طرح نہ تو ذاتی روشنی رکھتا ہے۔ اور نہ روز اول مکمل صورت میں طلوع کرتا ہے۔ بلکہ قدره منازل۔ خدا تعالےٰ نے چاند کی تکمیل کے لئے منازل مقرر فرما دی ہیں۔ چنانچہ چاند ہر ماہ طلوع کرتا اور اپنی مقررہ منازل طے کرتا رہتا ہے۔ وہ فعات کی یہ دائمی شہادت ہر ماہ دنیا سے اقرار کراتی ہے۔ کہ چاند کی تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ نے ۱۳ منازل مقرر فرمائی ہیں۔ وہ ہر ماہ طلوع کرنے کے بعد اپنی روزانہ ایک منزل طے کرتا اور آہستہ آہستہ اپنے مطلع سورج سے روشنی حاصل کرتے کرتے جب ۱۳ منازل طے کر لیتا ہے اور اپنی چودھویں منزل میں قدم رکھکر دنیا کو اپنے نور سے منور کرنے کے لئے طلوع کرتا ہے تو اپنی شکل و شباہت میں سورج سے مماثلت پیدا کر لیتا ہے۔ اس چودھویں منزل پر نہ تو چاند کا کوئی حصہ روشنی سے محروم رہتا ہے۔ اور نہ ہی رات کا کوئی حصہ چاند کے نور سے محروم رہ جاتا ہے گویا چاند اپنی چودھویں منزل یا بالفاظ دیگر چودھویں رات کو ظلی طور پر سورج کا ہم شکل۔ ہم رنگ۔ ہم نور۔ اور ہمکلام ہو کر بروزی سورج بن جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ چاند کی یہ منازل اس لئے مقرر کی ہیں کہ لتعلموا عدد السنین و الحساب۔ تاکہ لوگ ایک تو سالوں کی گنتی جان سکیں اور دوسرے جو حساب ہم سمجھانا چاہتے ہیں وہ سمجھ سکیں۔ سورج و چاند کا یہ نظام پیش کر کے خدا نے اپنے روحانی سورج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد آنیوالے ایک بہت بڑی اہمیت رکھنے والے روحانی چاند کا باہم مشابہت رکھنے والا ایک اہم نظام سمجھانا چاہتا تھا۔ جس کی مختصراً تفصیل یوں بیان فرمائی۔

یا ایها النبی انا ارسلنك شاهداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی الله باذنه و سراجاً منیراً۔

(سورہ احزاب رکوع ۶)

کہ اے نبی ہم نے آپ کو سورج بنایا ہے۔ اور آپ کا نام سراج اس لئے رکھا کہ آپ سورج کی طرح یخرجکم من الظلمات الی النور (سورہ حدید ع) لوگوں کو روحانی ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جانے والے ہیں۔

پھر سورہ ضحیٰ میں فرمایا:۔ والشمس و ضحاها۔ کہ ہمیں سورج اور اس کے ذاتی نور کی قسم والقمر اذا تلاها۔ اور پھر چاند کی قسم جب وہ سورج کے بعد اقوال کو منور کرنے کے لئے طلوع کرتا ہے۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ہم نے آپ کو ذاتی روشنی والا سورج بنایا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ آپ کے بعد بھی اسلام پر رات آجائے گی۔ مگر اے ہمارے روحانی سورج آپ گھبرائیں نہیں جب آپ کے بعد اسلام پر روحانی طور پر رات کا زمانہ آجائے گا۔ تو ما ودعك ربك وما قلےٰ۔ اس وقت اللہ تعالےٰ آپ کو چھوڑ نہیں دے گا۔ بلکہ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ۔ آپ کو بھی آپ کے بعد آنیوالے تاریک زمانہ کو منور کرنے کے لئے ایک روحانی چاند عطا کرے گا۔ اور وہ چاند اپنی شان اور عظمت اور کام میں ایسا شاندار وجود ثابت ہوگا۔ کہ آپ اس سے بہت خوش ہوں گے۔ (باقی)

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز جمال طیب ایک محکمانہ کیس کی وجہ سے سخت پریشانی میں ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اسے کیس سے باعزت بریت فرمادے اور ہمیں اس پریشانی سے نجات بخشے آمین۔ خاکسار قاضی نور محمد خوشنویس

—— ربوہ ——

دور احمدیت کا امام

دیوان ابن الفارض رح سے ایک قیمتی حوالہ

خاکسار عزیز الرحمن منگلا مولوی فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت شیخ عمر بن ابی الحسن المعروف بہ ابن الفارض دیار مصریہ میں ایک مشہور ولی اللہ گذرے ہیں۔ آپ کی وفات ۶۳۲ھ میں ہوئی آپ کا لکھا ہوا معروف دیوان ابن الفارض عربی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقے آپ کو اولیاء اللہ سے شمار کرتے ہیں اور آپ کے دیوان کو پڑھ کر روحانی پیاس بجھاتے ہیں۔ شیخ موصوف اپنے دیوان (طبع مصری) کے صفحہ ۹۵ پر لکھتے ہیں:۔

وجاء باسرار الجمیع مفیضها	علینا لهم ختماً علی حین فترة
فعالمنا منهم نبیٌّ و من دعا	الی الحق منا قام بالرسلیة
وعارفنا فی وقتنا الاحمدیُّ من	اولی العزم منهم آخذ بالعزیمة

تشریح و ترجمہ:۔ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم فترت رسل کے بعد تمام انبیاء سابقہ کے اسرار و کمالات لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ اور آپ کے وجود باجود سے تمام اسرار نبوت پہلی قوموں پر بند کر دئے گئے اور امت محمدیہ پر کھول دئے گئے۔ پس ہم میں سے جو عالم حقیقی ہوگا وہ نبی ہے اور جو ہم میں سے دعوت الی الحق کا کام کریگا مقام رسالت پر قائم ہوگا۔۔۔۔ اور امت محمدیہ کا وہ عارف جو دور احمدیت میں ہوگا۔ اولوالعزم نبیوں میں سے ہوگا

مجلس انصار اللہ کراچی کا شاندار نمونہ

تعمیر فنڈ میں دو ہزار ۲۰۰۰ روپیہ کا عطیہ

انصار اللہ نے اپنی گذشتہ مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس سال تعمیر کا کام مکمل کر دیا جائے۔ اور مجالس اس کے لئے سترہ ہزار روپے کی رقم جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ زعیم اعلیٰ مجلس کراچی کے ذمہ یہ فرض عائد کیا گیا تھا کہ وہ کراچی۔ سابق صوبہ سندھ اور سابق صوبہ بلوچستان سے سات ہزار روپے کی رقم وصول کریں۔ انہوں نے مجلس کراچی کی طرف سے دو ہزار روپے کی رقم پیش کر دی ہے۔ اور بقیہ حلقہ سے بھی رقم جمع کر کے بھجوانے کے لئے انتظام کر رہے ہیں اس کے لئے مجلس کراچی کے عہدہ داران خصوصاً اس مجلس کے زعیم اعلیٰ برادرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک قابل شکریہ ہیں۔ جزاهم اللہ احسن الجزاء۔ دوسری مجالس کو بھی اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بقدرِ جُود رکھ دستِ تہی پر

وہ آمادہ رہے گو دل دہی پر	خلش دل کی سوا ہوتی رہی پر
ترے در کے فقیروں کی یہ جرأت	کمندیں ڈال دیں بامِ شہی پر
خرد دریوزہ گرانِ کے جنوں کی	جنوں قربان ان کی آگہی پر
بقدرِ شوق کیا مانگیں گے تجھ سے	بقدرِ جُود رکھ دست تہی پر

سُنی کس نے کہی ہم نے جو ناہید

عبث معتوب ہیں ہم ان کہی پر

(عبدالمنان ناہید)

جناب شیخ محمد محسن صاحب مرحوم مل اونر لائل پور

(از مکرم محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح)

جناب شیخ محمد محسن صاحب احمدی مل اونر فیکٹری ایریا لائلپور پیدائشی احمدی بھی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بھی کیونکہ آپ کے والد بزرگوار جناب میاں سلطان محمود صاحب احمدی نے آپ کو اور آپ کے چھوٹے بھائی میاں عبدالعزیز صاحب کو تعلیم پانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی قادیان بھیج دیا تھا۔ اور آپ کافی عرصہ وہاں تعلیم پاتے رہے۔ آپ دس بھائی تھے چار آپ سے بڑے اور پانچ آپ سے چھوٹے۔ چھ بھائی آپ سمیت فوت ہو چکے ہیں اور چار بھائی زندہ ہیں۔

جناب میاں صاحب موصوف جماعت احمدیہ لائلپور کے پرجوش اور سرگرم رکن تھے کچھ عرصہ امیر جماعت بھی رہے اور کئی نازک اوقات میں آپ نے نہایت اخلاص اور قربانیوں سے جماعت کی خدمت کی ۱۹۲۰ء میں گول منشی محلہ میں پختہ احمدیہ مسجد تعمیر کرنے کے لئے آپ فنڈ جمع کرنے میں پیش پیش تھے۔ آپ کے ساتھ میرے تعلقات ۱۹۲۰ء سے ہی ہیں جبکہ فراہمی فنڈ کے لئے میں بھی ان کے ساتھ چنیوٹ اور نواح لائلپور میں دورہ کرتا رہا۔ اس وقت جناب مخدومی قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری جماعت لائلپور کے صدر تھے۔ اور ان دونوں حضرات نے تعمیر مسجد کی نگرانی کے لئے شب و روز اپنے اوقات کو وقف کر رکھا تھا۔ آپ نے دیگر چندہ کے علاوہ اپنی پہلی بیوی مرحومہ کے وقف شدہ زیور کے خرچ سے مسجد کے اندر کنواں اور غسل خانہ وغیرہ تعمیر کرایا آخر ۱۹۳۲ء میں مسجد کی تکمیل پر ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں شامل ہونے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی قادیان سے تشریف لائے اور حضور نے اپنے مبارک ہاتھوں سے دیوار میں کتبہ نصب فرما کر مسجد کا افتتاح فرمایا۔

میاں صاحب مرحوم اپنی زندگی میں کئی بار سخت بیمار ہوئے۔ مگر اس دفعہ صرف چند دن بیمار رہے اور بظاہر علاج میں کامیابی کے باوجود ۱۳ فروری ۱۹۵۹ء کو جمعہ کے دن رات کے قریباً ۹ بجے اپنے اہل و عیال کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے حرکت قلب بند ہو گئی اور مرحوم اپنے عزیزوں کو داغ مفارقت دے کر ۶۵ سال کی عمر میں دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات کی خبر رات کو ہی فون کے ذریعہ عزیزوں کو پہنچا دی گئی۔ اور لاہور۔ ربوہ سیالکوٹ۔ اوکاڑہ اور ملتان وغیرہ بھی فون کر دیا گیا۔ چنانچہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور سے اور آپ کے دوسرے بھائی لاہور اور سیالکوٹ سے رات کو ہی لائلپور پہنچ گئے۔ اور باقی جگہوں سے رشتہ دار صبح دس بجے تک آ گئے۔ تکفین کے بعد آپ کا جنازہ آپ کی کوٹھی واقعہ باغ والی مل سے اٹھایا گیا۔ آپ کے عزیز جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور اور دیگر صدہا دوست اور رشتہ دار آپ کے جنازہ کے ساتھ لائلپور کے پرانے قبرستان میں گئے۔ مولوی سید احمد علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی

آپ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی اہلیہ سے اٹھارہ بیٹے اور دوسری اہلیہ سے دو بیٹے بخشے مگر سب کے سب بچپن میں ہی فوت ہو جاتے رہے۔ اب دوسری اہلیہ سے آپ کی تین صاحبزادیاں زندہ ہیں۔ بڑی صاحبزادی نے بی۔اے پاس کیا ہے۔ اور دو چھوٹی صاحبزادیاں ابھی پڑھتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

جناب میاں صاحب مرحوم بہت سے اوصاف حمیدہ رکھتے تھے۔ مساکین کے بہت ہمدرد تھے اور ان کی بستروں۔ کپڑوں اور کرایہ وغیرہ سے اکثر امداد کرتے رہتے۔ ایک بار دو غریب طالبعلم تعطیلات موسم گرما میں ننکانہ سے ملازمت کے لئے ان کے پاس آئے تو آپ نے دونوں کو ملازمت دی اور تنخواہوں کے علاوہ اپنی طرف سے ان دونوں کو دو جوڑے کپڑے بنوا دیئے۔

ایک بار ربوہ کے ایک دوست کی تحریک پر ایک تبلیغی کتاب کے ایک سَو روپے کے نسخے خرید کر مفت تقسیم کرا دیئے اور ایک دفعہ آپ نے ضرورت محسوس کر کے ایک خوشنما لکڑی کا ممبر لائلپور کی جامعہ مسجد احمدیہ کے لئے بنوا بھیجا۔ آپ نے اپنی سب ذاتی کتب احمدیہ لائبریری لائلپور کو دیدی تھیں۔ اور پھر ہر سال قریباً پچاس روپے کی کتب خرید کر اس لائبریری کو دیتے رہتے۔ جب سے مسجد احمدیہ لائلپور میں بجلی لگی ہے اس کے اخراجات برابر ادا کرتے۔ آپ کو قرآن مجید کے علم کے ساتھ خاص محبت اور عشق تھا۔ اپنی بچیوں کو قرآن کریم ختم کرا کے تو ہر بار (بقیہ صفحہ ۸)

چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم امرتسری

(از مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی منڈی مریدکے)

چوہدری اللہ بخش صاحب امرتسری مہاجر ہو کر منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ میں مقیم تھے آپ کی نرینہ اولاد صرف ایک لڑکا تھا جو اوائل عمر میں ہی داغ مفارقت دے گیا آپ کو یہاں ایک دوکان الاٹ تھی اور باوجود پیرانہ سالی اور ضعیف العمری کے آپ اپنے ہاتھوں سے کپڑا بننے کی نلکیاں بنا کر گذر اوقات کرتے تھے ۱۹۵۳ء کے ایام میں بوجہ احمدی ہونے کے کاریگروں نے آپ سے مال خریدنا یا بنوانا بند کر دیا۔ چونکہ آپ ضعیف العمر ہونے کے علاوہ کمزور اور لاغر بھی تھے اس لئے مجبوراً کاروبار کے لئے دوکان میں دوسرا کارکن رکھنا پڑا جو آپ کو پندرہ روپے ماہوار دے دیتا اور آپ صبر و شکر کے ساتھ گذارہ کرتے رہے موسم سرما میں آپ کو دیرینہ مرض دمہ کا دورہ ہو جاتا۔ اور راقم کے علاوہ غیر از جماعت اصحاب بھی ہمدردی سے علاج معالجہ کرتے۔ لیکن امسال دمہ کچھ ایسا بگڑا کہ باوجود علاج کے مرض میں کوئی کمی نہ ہوئی اور بالآخر ۱۹ اور ۲۰ دسمبر ۵۹ء کی درمیانی شب آپ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی عمر تقریباً اسی سال تھی۔ مرحوم نے عین عالم جوانی میں یعنی ۱۸۹۳ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ خاندان بھر میں اکیلے احمدی ہونے کے سبب آپ کو بہت سی مشکلات اور مصائب میں سے گذرنا پڑا۔ لیکن پائے استقلال میں لغزش نہ آنے پائی۔

آپ ایک پاک باطن انسان تھے۔ راست گو نیک سیرت۔ متقی۔ پرہیزگار۔ نمازی تہجد گذار اور رقیق القلب بزرگ تھے۔ خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصاً اور بزرگان سلسلہ سے عموماً والہانہ محبت تھی۔

اگرچہ آپ ضعیف اور کمزور بہت تھے تاہم آپکی نظر بالکل درست تھی۔ چنانچہ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرتے اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ فرماتے رہتے تھے۔ نیز روزنامہ الفضل کا مطالعہ التزام سے کرتے۔ نمازیں وقت پر مسجد میں آ کر باجماعت ادا فرماتے۔ راستہ میں احمدی گھروں کے احمدی نوجوانوں کو مسجد میں آنے کے لئے کہہ کر تشریف لاتے اور اگر کسی وجہ سے کوئی احمدی صبح کی نماز میں خصوصاً اور دیگر نمازوں میں عموماً نہ آتا تو آپ تشویش سے دریافت فرماتے کہ فلاں دوست نماز کے لئے کیوں نہیں آئے آیا وہ بخیریت تو ہیں۔ اس طرح گویا وہ عملی طور پر یقین و ایمان رکھتے تھے کہ نماز باجماعت ہی ادا کرنی چاہیئے اور اگر کوئی احمدی فرد واقعی علالت کے سبب نہ آیا ہوتا تو پھر آپ عیادت کے لئے فوراً ان کے ہاں پہنچ جاتے

جماعت احمدیہ کے افراد کو انفرادی طور پر ذکر حبیب کے ایمان افروز اور روح پرور واقعات سنایا کرتے تھے اور اجتماعی طور پر بھی آپ ایسے دلنشین واقعات اکثر مسجد احمدیہ میں بیان فرما کر عملی طور پر جماعت کی روحانی تربیت فرمایا کرتے

منڈی مریدکے میں انفرادی تبلیغ کے علاوہ آپ باہر دیہات میں بھی بلانے پر تشریف لے جاتے۔ ۱۹۵۳ء کی شدید مخالفت میں آپ نے جس صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا وہ علاوہ جماعت احمدیہ کے غیر از جماعت کے لئے بھی لائق صد آفرین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی معزز غیر احمدی بھی آپ کی معجزانہ دعاؤں کے قائل ہو کر آپ سے ملتجی دعا ہوتے رہے۔ آپ مخلص صحابی ہونے کے علاوہ موصی بھی تھے اگرچہ آپ کی آمدنی قلیل تھی۔ لیکن آپ ہمیشہ باقاعدگی سے ہر ماہ چندہ وصیت ادا فرمایا کرتے۔ چندہ جلسہ سالانہ بھی ادا فرماتے۔ تحریک جدید دفتر اول کے مجاہد تھے اور ہر سال اضافہ کے ساتھ وعدہ لکھواتے اور پھر عزم بالجزم کے ساتھ جلد ہی یعنی وعدہ کے چند یوم کے بعد ہی ادا فرما دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی طرف کوئی بھی کسی قسم کا چندہ بوقت وفات بقایا نہ تھا۔

آپ کی وفات کے وقت راقم اور چوہدری نعمت علی صاحب ایس ڈی او کنال آپ کا تابوت پاکستان ربوہ پہنچانے کا انتظام کرنا چاہتے تھے۔ لیکن آپ کے داماد چوہدری جلال الدین صاحب جو لاہور چھاؤنی میں مصروف کار ہیں آپ کی وفات کی خبر سن کر تشریف لے آئے اور انہوں نے تمام اخراجات برداشت کرتے ہوئے آپ کی نعش ربوہ پہنچائی۔ اور آپ کو قطعہ صحابہ خاص مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کی توفیق ملی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔ اور جملہ متعلقین کو صبر کی توفیق عطا فرماتے ہوئے حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستورِ اساسی کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہو جانا ضروری ہے۔ اس لئے زعمائے اعلیٰ اور ناظمین اضلاع کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر/صدر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیرنگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظوری کے لئے نام امیر/صدر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اِس وقت ضرورت نہیں۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے اراکینِ مجلس کی فہرستیں مع جملہ کوائف (جو کہ فارمہائے رکنیت میں درج کئے جاتے ہیں) جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال فرما دیں۔

اکثر مجالس نے ابھی تک فارم ہائے رُکنیت خدّام سے پُر کروا کر مرکز کو ارسال نہیں کئے۔ ان مجالس کے قائدین کا فرض ہے کہ اپنی اوّلین فرصت میں اس اہم کام کو بھی سر انجام دیں۔ اور تمام فارم ہائے رکنیت پُر کروا کے مرکز میں بھجوائیں۔ اگر کسی مجلس کے پاس فارموں کی کمی ہو تو وہ مرکز سے منگوائیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

جلسہ سالانہ کے بعد سے مجالس کی طرف سے رپورٹیں بھجوانے میں بہت کمی ہو گئی ہے حالانکہ جلسہ کے بعد مجالس میں زیادہ بیداری پیدا ہونی چاہیئے تھی۔ قائدینِ مجالس اِس طرف توجہ کریں۔ اور اپنی مجلس کی ماہانہ رپورٹیں ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیا کریں۔ رپورٹیں مکمل ہوں۔ اور معیّن امداد و شمار اُن میں درج کئے جایا کریں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب توجّہ فرمائیں

میرے والد محترم حضرت سردار عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ اور جنہوں نے ساری عمر تبلیغ اسلام اور دین کی اشاعت میں صرف کر دی ان کے حالاتِ زندگی شائع ہونے والے ہیں۔ جن دوستوں کو جو کچھ یاد ہو اس بارے میں ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان کو ارسال فرما کر خدمتِ دین میں حصّہ لیں اور ثواب حاصل کریں۔ خصوصاً ان احباب کو جن کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد اسسٹنٹ سرجن۔ ڈسٹرکٹ ہاسپٹل ناروک نیروبی کینیا کالونی)

سال رواں ۵۹-۱۹۵۸ء کی پہلی سہ ماہی میں تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ

سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس

۱۔ کراچی
۲۔ گکھڑ (گوجرانوالہ)
۳۔ پیرکوٹ ثانی 〃
۴۔ لیاقت پور (رحیم یارخاں)
۵۔ کنڈیارو (نواب شاہ)

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

کوہاٹ

حادثہ پیش آجانیکی اطلاع ملتے ہی احباب جماعت احمدیہ کوہاٹ نے اجتماعی اور انفرادی دعائیں شروع کر دیں۔ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔

محمد احمد نعیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوہاٹ

تہال ضلع گجرات

جماعت کے افراد رات دن دعائیں کرتے رہے۔ صبح ایک بکرا صدقہ دیا گیا اور اجتماعی دعا کے لئے مردوں عورتوں اور بچوں کو جمع کیا گیا۔ محترم حاجی محمد الدین صاحب نے لمبی رقت بھری دعا کرائی۔

خاکسار منظور احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تہال گجرات

ڈیرہ غازیخاں

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں حادثہ کار کی اطلاع پاتے ہی دعاؤں میں لگ گئی۔ مورخہ ۳/۲/۵۹ کو جملہ احباب نے مسجد احمدیہ میں اکٹھے ہو کر حضور کی صحت اور سلامتی کے لئے نہایت سوز و گداز کے ساتھ اجتماعی دعا کی اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء اور مساکین میں تقسیم کیا۔

(خیر محمد احمدی نائب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں)

یوم مصلح موعود پر کنری کے خدام و اطفال کا کامیاب پروگرام

۶½ تا ۹½ صبح :۔ اجتماعی وقارعمل منایا گیا۔ جس میں زیر تعمیر مسجد کے اندرونی حصہ کی ہمواری۔ صفائی بیرونی حصہ اور اردگرد کی صفائی۔ اور مسجد کو آنیوالے راستوں کی تعمیر و صفائی کی گئی۔

(۲) تمام مسجد کے اندرونی اور بیرونی حصہ کو سبز جھنڈیوں سے سجایا گیا۔

(۳) مسجد کے راستہ میں ایک نمائشی گیٹ بنایا گیا۔ جس پر سبز رنگ سے یوم المصلح الموعود لکھا گیا۔

(۴) تمام مسجد میں رنگ برنگ بلب اور گیس جلا کر چراغاں کیا گیا۔

۲ بجے تا ۳ بجے دوپہر :۔ وقارعمل منایا گیا۔ جس میں کھیل کا میدان تیار کیا گیا۔

۳½ بجے تا ۴ بجے شام :۔ حلقہ دارالفضل اور حلقہ فیکٹری و شہر کے خدام کے درمیان والی بال کا میچ کھیلا گیا۔ جس میں حلقہ فیکٹری و شہر کی ٹیم جیت گئی۔

۴ بجے تا ۴-۲۵ شام :۔ حلقہ دارالفضل اور حلقہ شہر کے اطفال کا کبڈی کا میچ ہوا جس میں حلقہ دارالفضل کی ٹیم جیت گئی۔

۴-۲۵ تا ۴-۳۰ شام :۔ اطفال کا کشتی کا مقابلہ کروایا گیا۔

۴-۳۰ تا ۴-۳۵ 〃 :۔ اطفال کا لمبی چھلانگ کا مقابلہ کروایا گیا۔

۴-۳۵ تا ۵-۰۰ 〃 :۔ خدام کا کبڈی کا میچ کھیلا گیا۔

۵-۰۰ تا ۵-۱۰ 〃 :۔ اطفال کا دوڑ کا مقابلہ کروایا گیا۔

۵-۱۰ تا ۵-۱۵ 〃 :۔ اطفال سے یوم مصلح کے متعلق عام فہم سوالات کئے گئے۔ اور تلاوت قرآن کریم کروائی گئی۔

۵-۱۵ تا ۵-۳۰ 〃 :۔ اطفال کے مقابلوں میں اول آنیوالوں میں انعامات تقسیم کئے گئے بعدہٗ تمام حاضر اطفال خدام اور انصار میں پتاشے اور بسکٹ تقسیم کئے گئے۔

۷-۳۰ تا ۹ رات :۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کنری کی زیر صدارت ایک اجلاس عامہ منعقد ہوا۔ جس میں جملہ خدام اور اکثر اطفال شریک ہوئے یہ سارا پروگرام خدام اور اطفال نے بڑی دلچسپی شوق اور خوشی سے منایا۔ اور ہر ایک خادم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کی۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ اور اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری دفتر مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۵۲۱۳ میں امۃ القیوم بیگم زوجہ چوہدری امین احمد صاحب قوم جٹ ہنڈل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سگرا ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ زیورات ۱۲ تولے ۶ ماشے ہیں جن کی قیمت اندازاً انیس صد روپیہ ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ نقد ۳۰/- روپیہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ الامۃ امۃ القیوم بیگم۔ گواہ شد محمد امین احمد خاوند موصیہ سگرا ضلع سیالکوٹ گواہ شد چوہدری عنایت اللہ نائب امیر جماعت احمدیہ بہلول پور ضلع سیالکوٹ والد موصیہ۔

نمبر ۱۵۲۱۶ میں مرزا احمد الدین مغل ولد مرزا غلام احمد مرحوم قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع پوکنا نوالی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ نومبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری والدہ صاحبہ بقید حیات ہیں اس لئے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ البتہ ایک معمولی دیہاتی دوکان جاری کر رکھی ہے جس کی کوئی معین آمدنی نہیں ہے لیکن بہرحال اہل و عیال کا گزارہ ہو ہی جاتا ہے اس لئے میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمدنی کا اندازہ رکھتا رہوں گا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد بقلم خود مرزا احمد الدین ولد غلام محمد مغل سکنہ پوکنا نوالی ضلع گجرات۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد فضل احمد بقلم خود ولد غنی احمد دین سابق ڈرڈپٹی ناظم قائد خدام الاحمدیہ پوکنا نوالی ضلع گجرات

نمبر ۱۵۲۱۷ میں حاکم بی بی زوجہ عبد المجید سیال قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال چوڑہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر ۱۰۰۰/- بذمہ خاوند زیور طلائی اٹھارہ تولے مالیتی ۲۰۶۰/- روپے ۱۱۵/- روپے فی تولہ کل میزان بمع حق مہر ۳۰۶۰/- روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن مجھے خاوند کی طرف سے ۸/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں کہ جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی الرقوم عبد المجید سیال خاوند موصیہ الامۃ حاکم بی بی بقلم خود۔ گواہ شد عبد المجید سیال ولد نور محمد سیال۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۱۳۱ میں کبیراں بی بی زوجہ رانا عبد الکریم صاحب قوم راجپوت جھٹ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن وحدت کالونی ڈاکخانہ خاص اچھرہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر مبلغ ۵۰۰/- جو کہ میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۱۵/- کل میزان ۶۱۵/- روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ الرقوم رانا عبد الکریم خاوند موصیہ مذکورہ وحدت کالونی کوارٹر نمبر ۱۸/I ڈاکخانہ اچھرہ لاہور۔ الامۃ: نشان انگوٹھا کبیراں بی بی گواہ شد عبد الکریم رانا۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۵۲۱۸ میں بیگم بی بی بیوہ فتح دین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت تحریری ۱۹۰۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے بالیاں طلائی چار عدد وزنی ۲ تولہ جن کی موجودہ قیمت ۲۴۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی (نوٹ) حق مہر کی کل رقم ہے جو زیور مجھے نے بنوا لیا تھا وہ نقری تھا (وزنی ۱۴ تولہ) اور دہلی دروازہ لاہور نیک بی بی صاحبہ کی معرفت چندہ تعمیر مسجد برلن میں دیا تھا۔ اس لئے اس وقت مہر کی رقم میں سے ۲-

۴- میرے پاس کچھ بھی باقی نہیں۔

الامۃ نشان انگوٹھا بیگم بی بی بیوہ فتح دین بمکان ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد غلام محمد بی۔ ایس سی محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔ ابن منشی محمد دین صاحب مرحوم۔ گواہ شد (ڈاکٹر) غلام مصطفیٰ ریٹائرڈ محلہ دار الصدر ربوہ ابن منشی محمد دین صاحب مرحوم۔

نمبر ۱۵۲۱۵ میں عبد الرحمٰن ولد غلام حیدر قوم بھٹی راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال میانوالی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں اور ہم پانچ بھائی ہیں۔ والد صاحب کی زمین فادیان میں ایک کنال تھی جس کا نصف والد صاحب نے دیا ہوا ہے اور ایک کنال زمین دارالنصر ربوہ ضلع جھنگ میں والد صاحب کے نام ہے۔ لیکن میں اپنے والد اور بھائیوں سے علیحدہ ہوں اور علیحدہ ہی کاروبار کرتا ہوں میرے کاروبار میں کوئی شریک نہیں۔ مبلغ تین ہزار روپیہ اس وقت میری جائداد ہے۔ جو میں نے تجارت پر لگایا ہوا ہے یعنی نئی سلائی کی مشین خرید کر فروخت کرتا ہوں جس کا منافع فی الحال بہت قلیل ہے اور میں سلائی مشین مرمت بھی کرتا ہوں۔ ہر دو کی اوسط آمد تقریباً ایک صد روپیہ ماہوار ہوتی ہے میں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ۱/۱۰ حصہ کی مندرجہ بالا جائداد اور ماہوار آمد کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائداد میں کوئی رقم جمع کراؤں تو وہ رقم منہا کر کے باقی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میرے ورثاء سے طلب کرے۔ میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم رہے گی۔

العبد: عبد الرحمان ولد غلام حیدر پروپرائیٹر اینڈ ریپیرنگ ہاؤس پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانوالی۔

گواہ شد: بشیر احمد ڈسٹرکٹ پنچایت آفیسر میانوالی۔ ساکن موضع کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: سلطان احمد موصی ۶۷۷۶ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

بھارت مقبوضہ کشمیر کو غلّہ بھیجنا بند کر دے گا۔

مظفر آباد۔ ۴ مارچ۔ بھارتی حکومت آئندہ فصل سے مقبوضہ کشمیر کو غلہ مہیا کرنا مکمل طور پر بند کر دے گی۔ کیونکہ خود بھارت کے بہت سے حصے غلہ کی شدید قلت سے دوچار ہیں

بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر کو غلہ مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ اور بخشی حکومت کو اطلاع دے دی ہے کہ وہ اس مرحلے پر کوئی مزید ذمہ داری قبول کرنے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ بھارت کے کئی حصوں میں غلہ کی شدید قلت ہے

بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر کی حکومت کی توجہ بھارتی وزیر خوراک کے ایک گشتی خط کی جانب مبذول کرائی ہے جو تمام صوبائی حکومتوں کے نام بھیجا گیا ہے۔ اور جس میں ان پر زور دیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ وہ اپنی غذائی ضروریات خود اپنے وسائل سے پوری کریں۔ بھارتی حکومت نے بخشی حکومت کے ذہن نشین کیا ہے کہ غذا کے معاملے میں اسکے ساتھ بھی دوسرے صوبوں جیسا سلوک کیا جائیگا

★ لاہور ۴ مارچ۔ پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد منیر نے مرکزی سکریننگ کمیٹی کی صدارت سے استعفا دیدیا ہے۔ یہ کمیٹی اعلیٰ سرکاری افسروں کے کردار کی جانچ پڑتال کے لئے قائم کی گئی تھی۔

چالیس مزید زمینداروں کیخلاف مقدمات

لائلپور ۴ مارچ۔ جھنگ پولیس نے ایسے چالیس مزید زمینداروں کے خلاف مارشل لاء کے تحت کیس رجسٹر کئے ہیں جنہوں نے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد اپنے گندم کے ذخائر کا اعلان کر دیا تھا۔ لیکن ان ذخائر کو مارکیٹ میں نہیں لائے تھے۔ گذشتہ ہفتے اسی الزام میں پچاس زمینداروں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے تھے۔

چنے کی تقسیم پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا

کراچی ۳ مارچ ایک سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت نے چنے کی تقسیم پر سے کنٹرول اٹھا لیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ چنے کو ان غذائی اجناس کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے جو مارشل لا کے ضابطہ ۲۴ میں دی گئی ہے تاہم گندم اور چاول پر اس ضابطہ کا بدستور اطلاق ہوتا رہیگا۔ یہاں کے تجارتی حلقوں کی رائے ہے کہ چنے کی قیمت پر بدستور کنٹرول رہے گا مگر تاجروں کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ کھلے بازار میں اس کا کاروبار کریں

★ کراچی ۴ مارچ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی ایک فرم ڈالگن سکویر نے قائداعظم کے مقبرے کا ایک نیا ڈیزائن تیار کیا ہے۔ جو پرانے ڈیزائن سے بہتر ہے۔ نئے ڈیزائن کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ایک بہت بڑا گنبد بھی ہو گا اور اسکی شکل زیادہ اسلامی نظر آئیگی

امریکہ جارحانہ کارروائی کی صورت میں پاکستان کو فوجی امداد دیگا

انقرہ میں باہمی تعاون کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

کراچی ۶ مارچ۔ کل پاکستان اور امریکہ نے انقرہ میں باہمی تعاون کے معاہدے پر دستخط کر دیئے جس کے مطابق پاکستان کے خلاف جارحانہ اقدام کی صورت میں (خواہ وہ کسی جانب سے ہو) امریکہ پاکستان کی امداد کے لئے پہنچے گا۔ اور اس امداد میں امریکہ کی مسلح فوجیں بھی شامل ہوں گی۔

کل اسی قسم کے معاہدے ترکیہ اور ایران نے بھی امریکہ سے کئے ہیں۔ ان معاہدوں پر بھی انقرہ میں دستخط کئے گئے ہیں۔ معاہدے میں پاکستان اور امریکہ نے عہد کیا ہے کہ دونوں ملک معاہدہ بغداد کے دوسرے ملکوں سے بدستور پورا تعاون کرتے رہیں گے۔

معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان پر حملہ ہونے کی صورت میں . . . . . .

. . . . امریکہ پاکستان سے مشورہ کرے گا اور پاکستان کی رضامندی اور پاکستان کی درخواست کے مطابق پاکستان کے لئے ضروری امداد بہم پہنچائیگا جس میں مسلح امریکی افواج کی بہم رسانی بھی شامل ہوگی

جناب شیخ محمد محسن صاحب مرحوم

(بقیہ صفحہ ۵)

عزیز و رشتہ داروں کو بلا کر آمین کے جلسے کئے اور غرباء میں کھانے اور مٹھائی کی تقسیم کی اور استاد کی بھی بہت خدمت کی۔ انہوں نے مجھے ایک دعا سکھائی جو یہ ہے کہ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ (تحریم ع ۲) اس دعا کی طرف میری توجہ تھی۔ اب میں اکثر اس دعا کو پڑھتا اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ کے کارہائے خیر کی یہ چند مثالیں ہیں۔ جو دعا کی تحریک کے لئے لکھ دی ہیں۔ اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جناب میاں صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی مغفرت اور رحمت میں جگہ بخشے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

فضائل قرآن پر تقریر

(بقیہ صفحہ ۱)

اس کے بعد آپ نے قرآن پاک کی مندرجہ ذیل چھ فضیلتوں پر مختصراً روشنی ڈالی (۱) قرآن کریم کا یہ چیلنج رہتی دنیا تک قائم ہے کہ دنیا کے تمام لوگ مل کر بھی کسی ایک سورۃ کی مثل بھی نہیں لا سکتے اور عملاً کسی کو بھی آج تک اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی (۲) قرآن مجید کی لفظی اور معنوی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود معجزانہ طور پر انتظام فرمایا۔ چنانچہ متعصب عیسائی مستشرقین نے بھی اعتراف کیا کہ قرآن میں خفیف سے خفیف تبدیلی بھی نہیں ہونے پائی۔ عارضی چیز انسان بناتا ہے اور دائمی چیز خدا بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کر کے ثابت کر دیا کہ صرف یہی وہ کتاب ہے جس نے دائمی طور پر قائم رہنا ہے (۳) قرآن پاک تمام دینی صداقتوں اور روحانی علوم کا جامع ہے (۴) قرآن کی فصاحت و بلاغت کا ایک نمونہ یہ ہے کہ اس نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو اپنے اندر وسیع معنے رکھتے ہیں اور یہ تمام معنے بیک وقت چسپاں ہوتے ہیں جس کی وجہ سے محض ایک لفظ ہی مفہوم میں غیر معمولی وسعت پیدا کر دیتا ہے (۵) مضمون کو مختصر کرنے کی خاطر بعض مقامات پر قرآن کریم بہت سے واقعات کی طرف صرف اشارہ کر کے آگے گزر جاتا ہے۔ لیکن یہ اشارہ اتنا واضح اور صاف ہوتا ہے کہ حذف شدہ مضمون خود بخود سمجھ آجاتا ہے (۶) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بڑی تحدی کیساتھ اس امر کو پیش فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں کوئی بھی دعویٰ ایسا نہیں جس کی دلیل ساتھ نہ دی گئی ہو بلکہ آگے اس دلیل پر جو جو اعتراضات پڑتے ہیں ان کا وہ ساتھ ہی جواب بھی دیتا ہے

محترم شمس صاحب نے قرآن پاک کی ان فضیلتوں کو ثابت کرنے کے لئے دلچسپ انداز میں متعدد مثالیں بھی پیش کیں جن کی وجہ سے طلباء کے لئے مضمون کو سمجھنا بہت آسان ہو گیا۔

آخر میں سوالات کرنے کا موقع بھی دیا گیا۔

بالآخر دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ چھتہ تحصیل جھنگ

گہنہ ولد امیر۔ بلوچ سکنہ چھتہ تحصیل جھنگ بنام وزیر چند ولد گوردتہ رام۔ بیوا ولد جیہ رام۔ آتما رام۔ رتن سنگھ۔ گورمکھ سنگھ پسران نما بخند۔ را مداس۔ بہادر چند۔ صاحب دتہ۔ رام لال پسران رام رکھا۔ بوٹا رام ولد امیر چند۔ گنڈا سنگھ ولد بوٹا سنگھ غیر مسلم۔ حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۹۸ کا ½ حصہ بقدر ۹ کنال واقعہ تحصیل جھنگ بمقدمہ عنوان مندرجہ بالا میں وزیر چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۴ مارچ ۵۹ء کو مقام جھنگ صدر صبح ۹ بجے حاضر عدالت آ کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۵ فروری ۵۹ء بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — (دستخط) سپیشل کلکٹر جھنگ